INDUS HOSPITAL
&
HEALTH NETWORK

زکوٰۃ

کیسے ادا کریں

شریعہ ڈیپارٹمنٹ، انڈس ہسپتال

زکوٰۃ کی اہمیت

دین اسلام کی بنیاد جن ستونوں پر رکھی گئی ہے ان میں سے ایک بنیادی ستون زکوٰۃ ہے، قرآن کریم میں جابجا اقیمو الصلوٰۃ کے ساتھ واتوا الزکواۃ کا حکم آیا ہے جس سے زکوٰۃ کی اہمیت اور فرضیت واضح ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ اسلام کی نظر میں زکوٰۃ نماز ہی کی طرح فرض عین ہے ۔ فرق صرف اتنا ہے کہ نماز ہر بالغ مسلمان پر فرض ہے جبکہ زکوٰۃ صاحبِ نصاب مسلمانوں پر فرض کی گئی ہے۔

قرآن کریم میں زکوٰۃ کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ (روم: ۳۹)

اور جو زکوٰۃ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے ارادے سے دیتے ہو تو جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ (وہ) ہیں جو (اپنے مال) کو کئی گنا بڑھا لیتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اپنے مال کو زکوٰۃ کے ذریعے محفوظ کرو، اپنے بیماروں کا صدقہ کے ذریعے علاج کرو اور مصائب و آزمائش سے بچنے کے واسطے دعا تیار رکھو۔ (طبرانی)

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

اگر تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تم نے اپنے آپ سے اس (مال) کے شر کو دور کر دیا، (مستدرک حاکم)

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعیدیں

افسوسناک بات ہے کہ ہمارے یہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام بہت کم ہے بعض بدنصیب تو ایسے ہیں کہ سرے سے زکوٰۃ ادا ہی نہیں کرتے جو کہ بڑی محرومی اور بڑے گناہ کی بات ہے قرآن کریم اور احادیثِ طیبہ میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے لئے متعدد وعیدیں آئی ہیں جو ایمان کی ادنی سی چنگاری رکھنے والے مسلمان کو بھی اس اہم فریضے کی ادائیگی پر ابھارنے کے لئے کافی ہیں، مثلاً قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (34) يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ (35) التوبة

ترجمہ: اور جو لوگ سونے چاندی کو جمع کر کے رکھتے ہیں اور اس کو اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ان کو ایک دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو جس دن اس دولت کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانیاں اور ان کی کروٹیں اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا کہ) یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا اب چکھو اس خزانے کا مزہ جو تم جوڑ جوڑ کر رکھا کرتے تھے۔

ایک حدیث میں ہے:

مامنع قوم من الزکوٰۃ الا ابتلا ھم اللّٰہ بالسنین (المعجم الاوسط للطبرانی)

ترجمہ: جب کوئی قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی تو اللہ تعالیٰ اس پر قحط سالی مسلط فرما دیتے ہیں۔

زکوٰۃ کا حساب کرنے میں کوتاہیاں:

الحمدللہ بہت سے مسلمان ایسے ہیں کہ جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں لیکن ان میں سے بھی بہت سے لوگ طرح طرح کی کوتاہیوں میں مبتلا ہیں جن کی چند مثالیں ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

☆ بعض لوگ زکوٰۃ کا باقاعدہ حساب نہیں کرتے جتنا جی میں آئے دے دیتے ہیں اس بات کا اہتمام نہیں کرتے کہ جتنی زکوٰۃ ان پر واجب تھی وہ سب ادا ہوئی کہ نہیں، یہ طرزِ عمل درست نہیں۔ اگر اس طرح کرنے سے کچھ مال کی زکوٰۃ رہ گئی تو اتنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا گناہ ہوگا۔

☆ بعض لوگ حساب تو کرتے ہیں لیکن صحیح حساب نہیں کرتے بلکہ اندازہ سے حساب کرتے ہیں، اپنے اموال کا ایک عمومی اندازہ لگاتے ہیں اور اس کے حساب سے بننے والی زکوٰۃ ادا کر دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض لوگ احتیاطاً کچھ زیادہ زکوٰۃ ادا کر دیتے ہیں لیکن یہ طریقہ بھی درست نہیں اس لئے کہ اس سے پوری زکوٰۃ ادا ہونے کا یقین نہیں ہوتا۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ اموال کا پورا حساب کر کے زکوٰۃ ادا کی جائے۔ ہاں ایسی صورت میں اگر کچھ زکوٰۃ مزید ادا کر دی جائے تو یہ بہتر اور احتیاط کی بات ہے۔

☆ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر ہر روپے پر مستقل پورا سال گزرے تب اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، یہ بات بھی درست نہیں، بلکہ جب ایک مرتبہ کوئی شخص صاحبِ نصاب بن گیا تو اس کی زکوٰۃ کا سال شروع ہو گیا، اگلے سال جب قمری اعتبار سے وہ تاریخ آئے گی اور اس کے پاس بقدر نصاب مال موجود ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ مثلاً فرض کریں کہ یکم رمضان کو اگر کوئی شخص صاحبِ نصاب بن گیا، پھر آئندہ سال جب یکم رمضان آیا تو اس وقت بھی وہ صاحبِ نصاب ہے، تو ایسے شخص کو صاحبِ نصاب سمجھا جائے گا، درمیان سال میں جو مال آتا جاتا رہے اس کا کوئی اعتبار نہیں بس یکم رمضان کو دیکھ لیا جائے کہ کتنا مال موجود ہے اس پر زکوٰۃ نکالی جائے گی، اگرچہ اس میں سے کچھ مال صرف ایک دن پہلے کیوں نہیں آیا ہو۔

☆ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ رقم جو آئندہ کسی ضرورت کے لئے محفوظ کی گئی ہو مثلاً حج یا شادی وغیرہ، اس کی زکوٰۃ واجب نہیں، یہ بات درست نہیں، پیسوں پر زکوٰۃ واجب ہے خواہ وہ آئندہ کسی ضرورت کے لئے ہی رکھی گئی ہو۔

☆ بعض لوگ زکوٰۃ کا حساب لگاتے ہوئے ان تجارتی قرضوں کو منہا کر دیتے ہیں جو ایسے تجارتی اثاثوں کی خریداری کے لئے حاصل کئے گئے ہوں جن پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی (مثلاً مشینری بلڈنگ وغیرہ) حالانکہ صحیح بات یہ ہے کہ زکوٰۃ کا حساب کرتے ہوئے ایسے قرضوں کا منہا نہیں کیا جائے گا۔

☆ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ سونے اور چاندی کے زیوارت جو استعمال میں ہوں ان پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ یہ بات بھی درست نہیں، سونا اور چاندی چاہے استعمال میں ہو یا نہ ہو ہر صورت میں ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔

☆ بعض لوگ اموالِ زکوٰۃ کی وہ قیمت لگاتے ہیں جس پر انہوں نے مال خریدا ہے یا جتنی رقم خرچ کرنے پر وہ مال تیار ہوا ہے یہ بھی درست نہیں صحیح بات یہ ہے کہ زکوٰۃ کا حساب کرتے ہوئے ان اموال کی موجودہ بازاری قیمت لگانی چاہیے۔

☆ بعض لوگ تمام اموال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے بلکہ بعض اموال کی زکوٰۃ ادا کر دیتے ہیں اور بعض کی نہیں کرتے، اس کوتاہی کا بڑا سبب لاعلمی ہے کہ ان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ان کے کون کون سے اموال پر زکوٰۃ واجب ہے۔

☆ بعض لوگوں میں یہ غلط فہمی ہے کہ سونے پر زکوٰۃ اس وقت تک واجب نہیں ہوتی جب تک کہ وہ ساڑھے سات تولہ سونا نہ ہو اگرچہ اس کے ساتھ دیگر قابل زکوٰۃ اثاثے بھی موجود ہوں۔ جیسے کرنسی وغیرہ صحیح بات یہ ہے کہ اگر سونے کے ساتھ کرنسی یا کوئی اور قابل زکوٰۃ اثاثہ ہو تو پھر وجوب زکوٰۃ میں ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کا اعتبار کیا جاتا ہے ساڑھے سات تولہ سونے کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی کوتاہیاں ہو جاتی ہیں لیکن درج بالا کوتاہیاں وہ ہیں جن کا تعلق زکوٰۃ کے حساب سے ہے نیز کبھی کبھار انسان زکوٰۃ کا حساب کرتے ہوئے بہت سی چیزوں کو بھول جاتا ہے یا اس طرف توجہ نہیں رہتی جس کی وجہ سے ان کی زکوٰۃ ادا ہونے سے رہ جاتی ہے اس لئے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے باقاعدہ ایک تفصیلی نقشہ مع مثال شائع کیا جائے تاکہ عوام الناس کے لئے اس کے ذریعے زکوٰۃ کا حساب نکالنا آسان ہو۔ آپ ذیل میں بیان کی گئی تفصیلات اور نقشہ کی رہنمائی کے ذریعے صحیح صحیح زکوٰۃ نکال سکتے ہیں۔

قابل زکوٰۃ چیزوں کی اجمالی فہرست

قابل زکوٰۃ اثاثے بنیادی طور پر چار ہیں:

۱۔ سونا ۲۔ چاندی ۳۔ مالِ تجارت ۴۔ نقد رقم

ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

قابل زکوٰۃ اثاثوں کی تفصیل

1 ۔ سونا خواہ کسی بھی شکل میں ہو۔

2 ۔ چاندی خواہ کسی بھی شکل میں ہو۔

3 ۔ مال تجارت جو چیزیں فروخت کرنے کے لیے خریدی گئی ہوں وہ مال تجارت ہے خواہ جو بھی ساز و سامان ہو حتیٰ کہ زمین و جائیداد جو بیچنے کی نیت سے خریدی ہو وہ بھی مال تجارت میں شامل ہو جائے گی۔

4۔ خام مال جو مصنوعات بنا کر فروخت کرنے کے لیے خریدا جاتا ہے عموماً فیکٹریوں اور کارخانوں میں ہوتا ہے اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

5۔ تیار شدہ یا نیم تیار شدہ مال کا اسٹاک، جو مال فروخت ہو گیا اس کے تو پیسے جمع ہو گئے ہیں اور جو مال ابھی فروخت نہیں ہوا اور زکوٰۃ کی تاریخ آ گئی تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اسی طرح جو مال تیاری کے مراحل میں ہو اسکا بھی حساب لگایا جائے گا۔

6۔ کسی کاروبار میں شراکت یا مُضاربت کے طور پر آپ نے رقم لگائی ہے یا کسی کاروبار میں آپ چند لوگوں کے ساتھ حصہ دار ہیں تو ان سب صورتوں میں جتنی رقم آپ کے حصّے کی ہے اور اس کا جو نفع آرہا ہے وہ بھی آپ کے نصاب میں شامل ہوگا۔

7۔ کمپنی کے شیئرز جو کیپٹل گین کے لیے ہیں ڈیویڈنڈ لینے کا ارادہ نہیں ہے بلکہ ارادہ یہ ہے کہ جیسے ہی اس کا ریٹ آگے بڑھے گا ان شیئرز کو فروخت کردیں گے یعنی مقصود تجارت ہے تو یہ بھی مالِ تجارت میں شامل ہونگے ان کی مارکیٹ ویلیو پر زکوٰۃ دینی ہوگی۔

8۔ جو شیئرز ڈیویڈنڈ حاصل کرنے کے لئے خریدے گئے ہوں اور انہیں بیچنا مقصود نہ ہو بلکہ سالانہ نفع لینا مقصود ہو تو اس صورت میں اگر کمپنی کی نوعیت تجارتی نہیں ہے بلکہ اس کا کام خدمات مہیا کرنا ہے جیسے بحری نقل وحمل کی کمپنی وغیرہ تو ان کمپنیوں کے شیئرز پر زکوٰۃ واجب نہیں البتہ حاصل ہونے والا نفع خود یا دیگر قابل زکوٰۃ اموال کے ساتھ مل کر نصاب کے بقدر ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر کمپنی کی نوعیت تجارتی ہے یعنی ساز وسامان خرید کر یا تیار کر کے آگے بیچنا ہو تو وہ مال تجارت ہے اور قابل زکوٰۃ ہے اب شیئرز میں تو کمپنی کی قابل زکوٰۃ اور غیر قابل زکوٰۃ مال دونوں کی مالیت شامل ہوتی ہے تو اصولاً زکوٰۃ شیئرز کی اتنی مالیت پر ہوگی جو قابل زکوٰۃ مال کے مقابلے میں ہو لیکن یہ بات جاننا مشکل ہوتا ہے کہ ایک شیئرز کے پیچھے قابل زکوٰۃ مال کتنا ہے لہٰذا احتیاط اسی میں ہے ایسی صورت میں بھی پوری بازاری قیمت پر زکوٰۃ دی جائے۔

9۔ کیش چاہے کسی بھی کرنسی کی شکل میں ہو۔

10۔ بینک میں جمع شدہ رقم، یعنی اپنے اکاؤنٹ میں جو رقم رکھی ہوئی ہے وہ بھی مالِ زکوٰۃ میں شامل ہے۔

11۔ اپنے پاس موجود رقم۔

12۔ ایسا ادھار جس کے ملنے کا امکان ہو وہ بھی مال زکوٰۃ میں شامل ہے۔ اس رقم کی زکوٰۃ سالانہ بھی ادا کی جاسکتی ہے یا ملنے کے بعد گذشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ یکمشت بھی ادا کی جاسکتی ہے۔

13- اسی طرح اگر تجارتی سامان فروخت کیا اور قیمت اُدھار رکھی تو اس قیمت میں بھی زکوٰۃ فرض ہے۔

14۔ بچت سرٹیفکیٹ، این آئی ٹی یونٹ، ڈیفنس سرٹیفکیٹ اور پرائز بانڈز وغیرہ ان میں بعض اسکیمیں غیر شرعی ہیں لیکن جتنی رقم ان میں لگی ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی البتہ اس پر ملنے والے سود پر زکوٰۃ نہیں بلکہ اس کو بغیر ثواب کی نیت سے صدقہ کرنا ضروری ہے اور اگر وہ جائز اسکیم ہے تو سال پورا ہونے پر اصل مال پر بھی اور اس سے حاصل شدہ جو نفع موجود ہے اس پر بھی دونوں پر زکوٰۃ واجب ہے۔

15۔ کسی جگہ آپ کی امانت رقم یا سونا یا چاندی کی شکل میں رکھی ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ ہے۔

16۔ کمیٹی (جس کو بی سی کہا جاتا ہے) اگر ابھی تک آپ کی بی سی کُھلی نہ ہو تو اس میں زکوٰۃ نکالنے کی تاریخ تک جتنی رقم جمع کروائی جاچکی ہے اس پر زکوٰۃ ہوگی۔ مثلاً ایک لاکھ روپے کی بی سی ہے آپ نے زکوٰۃ نکالنے کی تاریخ تک پچاس ہزار تک اس میں جمع کروائے ہیں تو اس صورت میں آپ، زکوٰۃ کے مال میں پچاس ہزار شامل کریں گے۔

البتہ اگر آپ نے بی سی کی رقم وصول کر لی ہے تو اس صورت میں یہ تفصیل ہے کہ اگر بی سی ختم ہوگئی ہے تو آپ کے پاس جتنی رقم موجودہ ہوگی وہ قابل زکوۃ اثاثوں میں شامل کی جائیگی۔ اور اگر ابھی بی سی چل رہی ہو تو جتنی قسطیں آپکو ادا کرنی ہیں وہ منہا کر کے بقیہ رقم قابل زکوۃ اثاثوں میں شامل کی جائیگی۔

کن چیزوں پر زکوۃ واجب نہیں

درج بالا چار چیزیں (جن پر زکوۃ واجب ہوتی ہے) کے علاوہ اشیاء میں زکوۃ واجب نہیں۔ خواہ کتنی ہی قیمتی ہوں مثلاً ہیرے، جواہرات وغیرہ جو تجارت کے لیے نہ ہوں ان پر زکوۃ واجب نہیں، اسی طرح گھریلو سامان، استعمالی گاڑیاں، کرائے پر دیئے ہوئے مکانات وغیرہ ان سب میں زکوۃ فرض نہیں۔

وہ چیزیں جو زکوۃ کے حساب سے منہا کی جائیں گی

1۔ تمام واجب الادا قرضے، اپنی ذاتی ضرورت کے لئے جو قرضہ آپ نے لیا ہے اس کو منہا کریں گے، اس طرح چھوٹی موٹی دکان کے لئے یا شادی کے لئے یا ضرورت کے مطابق گھر کے تعمیر کے لئے، دکان میں ضرورت کے مطابق ساز وسامان ڈلوانے کے لئے جو قرضہ لیا جاتا ہے اس کو منہا کیا جائے گا البتہ وہ پیداواری قرضہ جو فیکٹریوں اور کارخانوں کے مالکان لیتے ہیں اس کو منہا کرنے میں یہ تفصیل ہے کہ ان قرضوں سے اگر قابل زکوۃ اثاثے خریدے ہیں مثلاً خام مال خریدا ہے۔ تو وہ منہا ہوں گے۔ اور اگر ان سے ایسی اثاثے خریدے ہیں جن میں زکوۃ واجب نہیں ہوتی جیسے مشینری، بلڈنگ، فرنیچر وغیرہ تو ایسے قرضے منہا نہیں ہوں گے۔

2۔ کمیٹی جس کی مثال اوپر گزری ہے کہ جو رقم کمیٹی ملنے کے بعد کمیٹی کی آپ کے ذمے واجب الادا ہے اس کو منہا کیا جائے گا۔

3۔ زکوۃ کی تاریخ تک واجب الادا یوٹیلٹی بلز وغیرہ جیسے بجلی، واٹر، سیوریج، ٹیلیفون وغیرہ۔

4۔ پارٹیوں کی ادائیگی جو آپ نے کرنی ہے، بہت سے لوگ جن سے آپ نے مال خریدا ہے اور ان کی ادائیگیاں آپ کے ذمّے میں باقی ہیں وہ رقم بھی منہا کی جائے گی۔

5۔ تمام ملازمین اور عملے کی تنخواہیں جن کی ادائیگی زکوۃ نکالنے کی سالانہ تاریخ تک واجب ہو چکی ہے۔

6۔ گزشتہ سال کی زکوۃ کی رقم جو ابھی تک آپ کسی وجہ سے ادا نہ کر سکے وہ بھی آپ کے ذمے قرض ہے وہ بھی منہا ہوگی۔ (البتہ اسے بھی بطور زکوۃ ادا کرنا ہے تاکہ قرض کی ادائیگی سے مکمل طور پر بری الذمہ ہو جائیں)

7۔ قسطوں پر خریدی ہوئی چیز کی واجب الادا قسطیں مثلاً فریج آپ نے خریدا اس کی کچھ رقم آپ ادا کر چکے ہیں اور کچھ رقم باقی ہے تو وہ باقی ماندہ رقم بھی قرض ہے وہ بھی منہا ہوگی۔

زکوٰۃ کا خود تشخیصی طریقہ کار

درج ذیل طریقے سے با آسانی درست حساب لگا کر زکوٰۃ جیسی عظیم ذمہ داری سے سبکدوش اور عنداللہ ماجور ہو سکتے ہیں۔

قابل زکوٰۃ اثاثوں کی مالیت (Assests)	رقم	مالی ذمہ داریاں جو قابل زکوٰۃ اثاثوں کی مالیت سے منہا کرنی ہیں۔ (Liabilities)	رقم
1۔سونا جس شکل میں اور کسی بھی مقصد کے لئے ہو		واجب الاداء قرضہ	
2۔چاندی چاہے کسی شکل میں اور کسی بھی مقصد کے لئے ہو		وہ تجارتی قرضہ جو ایسے اثاثوں کی خریداری کے لیے لیا گیا جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔	
3۔نقدی		B.C کمیٹی کے بقایاجات (جب کہ یہ کمیٹی مل چکی ہے)	
۔۔۔۔۔اپنے پاس موجود رقم، بینک بیلنس کسی کے پاس امانت		یوٹیلٹی بلز وغیرہ جو زکوٰۃ نکالنے کی تاریخ تک واجب الاداء ہو چکے ہوں۔	
۔۔۔۔ادھار دیا گیا نقد (دیا گیا قرض) یا مال/پارٹیوں پر بقایا جس کے ملنے کا غالب گمان ہو۔		پارٹیوں کی پیمنٹس جو ایک سال کے اندر اندر ادا کرنی ہو۔	
پراویڈنٹ فنڈ کی مکمل مالیت (بشرطیکہ ٹرسٹ نے ملازم کی طرف سے کمپنی سے پی ایف وصول کر کے سرمایہ کاری کی ہو)		ملازمین کی تنخواہیں جو زکوٰۃ نکالنے کی تاریخ تک واجب ہو چکی ہوں۔	
۔۔۔۔۔غیر ملکی کرنسی (موجود ریٹ سے)		گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ جو ادا نہ کی گئی ہو۔	
۔۔۔۔بانڈ کی صورت میں		قسطوں پر لی گئی چیز کی ایک سال کے اندر اندر ادا کی جانے والی قسطیں۔	
۔۔۔۔شیئرز (مارکیٹ ویلیو)		واجب الاداء انکم ٹیکس/ویلتھ ٹیکس	
.....بچت سرٹیفکیٹ مثلاً NDFC, NIT Units,FEBC			
۔۔۔۔۔سیکورٹی ڈیپازٹ			
۔۔۔۔۔میوچل فنڈز کی موجودہ مالیت			
۔۔۔۔B.C یا کمیٹی میں جمع شدہ رقم (جبکہ وہ وصول نہ ہوئی ہو)			
۔۔۔۔لائف انشورنس پالیسی میں اپنی اصل جمع شدہ رقم/ تکافل پی آئی ایف			
۔۔۔۔۔مستقبل کے کسی بھی مقصد مثلاً شادی، حج وغیرہ کیلئے جمع شدہ رقم			
4۔سامان تجارت			
۔۔۔۔۔خام مال کی مالیت (فیکٹری یا دکان میں)			
تیار مال اور نیم تیار مال کا اسٹاک (فیکٹری یا دکان میں)			
۔۔۔۔کاروبار میں شراکت (قابلِ زکوٰۃ اثاثوں کی مالیت)			
مجموعہ (A)		**مجموعہ (B)**	

کل مالِ زکوٰۃ (رقم A): ..... منہا شدہ ذمہ داریاں (رقم B): .....

قابلِ زکوٰۃ صافی رقم: (A-B) ..... واجب الاداء زکوٰۃ = 2.5 / 100 (قابلِ زکوٰۃ صافی رقم)

انڈس ہسپتال

2007 میں قائم ہونے والے انڈس ہسپتال کا مقصد تمام پاکستانیوں کو بالکل مفت اور معیاری علاج فراہم کرنا ہے۔ مریضوں کی روز افزوں بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ہسپتال نے ملک بھر میں اپنی خدمات اور سہولیات کا دائرہ وسیع کر دیا جس کے باعث ہسپتال اب ایک ہیلتھ نیٹ ورک میں تبدیل ہو چکا ہے اور اپنے کثیر الجہتی ہسپتالوں، فزیکل ری ہیبی لیٹیشن سینٹرز، بلڈ سینٹرز، پبلک ہیلتھ آؤٹ ریچ پروگرامز اور ملک کے متعدد اضلاع میں موجود پرائمری کیئر سینٹرز کے ذریعے بہت سی خدمات فراہم کر رہا ہے۔

شریعہ کمیٹی کا سند نامہ

شرعی تقاضوں کی پاسداری کے لئے انڈس ہسپتال کی شریعہ کمیٹی تمام متعلقہ معاملات میں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ انڈس ہسپتال کو دی جانے والی زکوٰۃ اور عطیات جمع کرانے والے کی منشاء اور شرعی تقاضوں کی روشنی میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

شرعی اصولوں کی تعمیل

تصدیق کی جاتی ہے کہ انڈس ہسپتال اینڈ ہیلتھ نیٹ ورک کو دیئے جانے والے زکوٰۃ وعطیات شریعت کے عین مطابق استعمال کیے جاتے ہیں۔ لہٰذا آپ اپنی زکوٰۃ وعطیات مکمل اطمینان کے ساتھ انڈس ہسپتال اینڈ ہیلتھ نیٹ ورک کو دے سکتے ہیں۔

مفتی سید حسین احمد
شریعہ کنسلٹنٹ، انڈس ہسپتال اینڈ ہیلتھ نیٹ ورک

آپ کی زکوٰۃ اور عطیات سے ہم اُن نادار مریضوں کو صحت مند زندگی کی طرف لا رہے ہیں جو اپنی مدد آپ نہیں کر سکتے۔
انڈس ہسپتال اینڈ ہیلتھ نیٹ ورک کو نقد عطیات کے ساتھ ساتھ غیر استعمال شدہ سامان بھی دیا جا سکتا ہے۔

گھر یا دفتر سے عطیات کی وصولی کے لیے

021/042 111 111 880 | 03 111 111 880

عطیات کی آن لائن ادائیگی کے لیے

www.indushospital.org.pk/donate

ایس ایم ایس کے ذریعے

ٹائپ کریں 'Sadaqah' اور اسے 9880 پر ایس ایم ایس کر کے 20 روپے علاوہ ٹیکس عطیہ کریں۔

براہِ راست ڈپازٹ

اکاؤنٹ ٹائٹل: **Indus Hospital & Health Network**

بنک دبی الاسلامی Dubai Islamic Bank

زکوٰۃ: **PK68 DUIB 0000 0000 8707 1003**
عطیہ: **PK41 DUIB 0000 0000 8707 1004**

Meezan Bank The Premier Islamic Bank

زکوٰۃ: **PK62 MEZN 0001 0901 0114 1872**
عطیہ: **PK39 MEZN 0001 0901 0114 1898**

HBL

زکوٰۃ: **PK62 HABB 0050 0170 0034 1152**
عطیہ: **PK78 HABB 0050 0170 0034 1252**

مزید معلومات کیلئے:

www.indushospital.org.pk
www.facebook.com/IHHN.PK

Indus Hospital & Health Network

Registered Office: Indus Hospital-Korangi Campus, Plot C-76, Sector 31/5, Opposite Darussalam Society, Korangi Crossing, Karachi | T: (021) 111 111 880

Lahore Office: Indus Hospital-QF, NST & SMP Campus, Jubilee Town, Lahore, Plot # 779-802, Block-B, Near Mian Chowk, Jubilee Town, Lahore | T: (042) 111 111 880

www.indushospital.org.pk | indushospital.org.pk/qfnstsmp-campus | crd@tih.org.pk

(Registered under section 42 of the Companies Ordinance, 1984)